اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰي سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ. (التوبة: 128)
صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَ نَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

اس محفل کے روح رواں حضرت پیر دلبر سائیں اور اسٹیج پر موجود دیگر علماء کرام اور مشائخِ عظام اور میرے سُنی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔

آج کی یہ محفل عظمتِ والدینِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ عنہما اس عنوان سے معنون کی گئی۔ والدینِ مصطفیٰ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر حضرت عبداللہ تک سب کے سب نہ صرف ایمان والے تھے، بلکہ اپنے زمانے کے سب سے بہترین لوگوں میں شامل تھے۔ میں نے آپ کے سامنے سورۃ التوبۃ کی آیت کا ایک حصہ بیان کیا کہ اللہ نے جب اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دنیا میں تشریف لانے کا ذکر فرمایا تو فرمایا:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ. (التوبة: 128)

کہ تحقیق تمہارے پاس تشریف لائے ایک رسول تم ہی میں سے۔

دیکھئے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس کائنات کو اللہ نے عدم سے وجود بخشا۔ایک وہ وقت تھا کہ یہ زمین وآسمان، چاند سورج، انسان، جنات کوئی مخلوق موجود نہیں تھی۔ صرف اللہ کی ذات تھی۔ اللہ رب العالمین نے اپنے ارادۂ ازلی سے اس کائنات کو جب پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلے اس نے حقیقتِ محمدیہ کو پیدا فرمایا. جس کو ہم نورِ محمدی کہتے ہیں۔اس نورِ محمدی کی حقیقت کیا تھی یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔اور یہ ساری کائنات رسول اللہ ﷺ کے اسی حقیقت یا نور سے اللہ نے پیدا فرمائی۔ ہماری جانوں میں بھی حقیقتِ محمدیہ موجود ہے۔اس کائنات کے ذرے ذرے میں حقیقتِ محمدیہ موجود ہے۔اسی لیے یہ کائنات جب تک ہے حقیقتِ محمدیہ قائم رہے گی۔

امامِ اہلسنت مجددِ دین و مِلّت پروانۂ شمعِ رسالت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمان نے فرمایا:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، اور وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہوں۔

یہ دعویٰ ہے۔اب اس کی دلیل کیا ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا اور وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہوں،

کہ جان ہے وہ جہان کی اور جان ہے تو جہان ہے۔

اس کائنات کی جان حقیقتِ محمدیہ ہے۔اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کے اس دنیا میں جب آنے کا ذکر کیا تو یہ نہیں کہا کہ رسول پیدا ہوئے، بلکہ فرمایا تشریف لائے۔

جَآءَكُمْ.

اور حقیقتِ محمدیہ تو پہلے موجود تھی صرف انسانی لباس میں وہ نورِ محمدی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارکہ سے ظاہر ہوا۔جو کائنات کی اصل ہے جو ان کی حقیقت ہے۔

تو اللہ نے اس شان والے نبی کی ہر نسبت کو بلند و بالا رکھا ہے۔ جب خاندان کی بات کی جائے تو رسول اللہ ﷺ کا خاندان سب سے افضل و اعلیٰ، جب ماں باپ کی بات کی جائے تو رسول اللہ ﷺ کے ماں باپ سب سے افضل و اعلیٰ۔ کہ اُس زمانے میں ان سے افضل و اعلیٰ کوئی اور شخصیت نہیں تھی۔

اس آیتِ کریمہ کو ایک دوسری قرائت میں اَنْفَسِکُمْ بھی پڑھا گیا۔

اَنْفَس معنے ہوتا ہے سب سے نفیس۔ سب سے سُتھرا۔ سب سے بلند، سب سے اچھا۔

تو اس قرائت کے مطابق اگر ترجمہ کیا جائے تو عظمتِ والدینِ مصطفیٰ کھل کر ہمارے سامنے آجاتی ہے۔ کہ تمہارے پاس ایسے رسول تشریف لائے کہ تمہارے سب سے بہترین انسانوں میں سے ہے۔ سب سے بہترین ماں باپوں میں سے ہے، سب سے بہترین مرد و عورت سے ہے۔ اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

بات صرف ایمان کی نہیں ہے۔ ایمان کا معاملہ تو طے شدہ ہے۔ بات تو اوّلیت اور فضیلت کی ہے کہ جس زمانے میں والدینِ مصطفیٰ تھے، انبیاء و المرسلین کے بعد اس وقت وہ سب سے افضل و اعلیٰ تھے۔

اَنْفَسِکُمْ قرآن کی یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے اور خود کئی احادیثِ مبارکہ ہیں کہ جن میں نبی کریم ﷺ نے اپنے نسب کی فضیلت کو بیان کیا اور اپنے خاندان کی عظمت کو سب لوگوں کے سامنے علی الاعلان ظاہر فرمایا کہ اللہ مجھے بہترین لوگوں میں قرن بہ قرن منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ اس قرن میں مجھے پیدا

کیا جس سے میں دنیا میں تشریف لایا۔[1]

یعنی دنیا میں کوئی خاندان جب بھی بنا تو اللہ نے میرے نور کو سب سے عمدہ خاندان کے اندر رکھا۔ جب حضرت عبدالمطلب اور وہاں سے منتقل ہو کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اندر گیا۔ ایمانِ والدینِ مصطفیٰ تو بہت چھوٹی بات ہے۔ ایمان کا معاملہ بھی تھوڑا سا میں ظاہر کر دیتا ہوں کہ جب انبیاء کی تعلیمات ختم ہو جائے اور نئے نبی ابھی ظاہر نہ ہوئے ہوں تو اس کو ایامِ فَترت کہتے ہیں۔ یعنی پچھلے نبی کی تعلیمات اب موجود نہیں ہے نئے نبی ابھی نہیں آئے۔ اس دوران جو لوگ ہوں گے وہ اہلِ فترت کہلائیں گے اور وہ زمانہ ایامِ فترت کہلاتا ہے۔ تو ان لوگوں کی نجات کیلئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اللہ کی توحید کے قائل ہوں۔ وہ سب جنت میں جائیں گے جو سب توحید کے قائل ہیں۔

ایمانِ والدین کی اگر بات کی جائے تو حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے جتنے آباء واجداد ہیں سب کے سب مومن اور مُوحّد تھے۔[2] ان سے کبھی شرک بت پرستی کی کوئی ایک بھی روایتِ صحیح موجود نہیں ہے۔

---

[1] حضرت ابو هريره رضي الله عنه كان روايت آهي ته رسول الله ﷺ فرمايو: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ. صحيح البخاري (4 / 189) مون کي آدم جي اولاد جي زور يلي زماني ۾ موڪليو ويو آهي. نسل در نسل تانجو مون کي ان زماني ۾ رکيو ويو جنهن ۾ هاڻي آءٌ آهيان.

[2] وَذَهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ اِلٰي اَنَّ جَمِيْعَ اُصُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْآبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ كَانُوْا مُوَحِّدِيْنَ فِيْ اِعْتِقَادِهِمْ مُؤْمِنِيْنَ بِالْبَعْثِ وَالْحِسَابِ وَغَيْرَ ذَالِكَ مِمَّا جَاءَتْ بِهِ الْحَنَفِيَّةُ مِنَ الْاَحْكَامِ. (بلوغ العرب في معرفة احوال العرب)

اڪثر عالمن جي راءِ هن طرح آهي ته نبي ڪريم ﷺ جا سڀئي اصل يعني پيئر ۽ مائرون پنهنجي اعتقاد ۾ موحد هئا، اٿڻ (يعني قيامت) ۽ حساب ڪتاب وغيره کي مڃڻ وارا هئا ۽ ملتِ حنفيه ۾ جيڪي احڪام هئا انهن کي مڃڻ وارا هئا.

جب اَبرہ نے حملہ کیا۔ ہاتھی لیکر آیا۔ حضرت عبدالمطلب کے اونٹ اس نے پکڑ لیے۔اس موقعہ پر جو آپ نے اس ابرہ سے مکالمہ فرمایا وہ آپ کی توحید کی واضح دلیل موجود ہے۔آپ دیکھ لیجئے تو الفاظ ہیں کہیں آپ کو شرک کا کوئی شائبہ بھی نظر آتا ہے اس میں؟ ایک ایک بات ایک ایک جملہ توحیدِ باری تعالیٰ کی مضبوط دلیل کے طور پر نظر آتی ہے۔ ابرہ نے بلایا کہ آپ اپنے قبیلے کے بڑے معزز ہیں۔آپ بتائیے میں آپ کیلئے کیا کرسکتا ہوں؟ توآپ نے کہا میرے اونٹ چھوڑ دو۔ اس نے کہا کہ آپ اس عبادت گھر کے بڑے ہیں ۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ اس کو بچانے کیلئے مجھ سے سفارش کریں گے۔آپ نے فرمایا کہ اونٹ میرے ہیں اس کی حفاظت میری ذمہ داری ہے اور یہ بیت اللہ جس کا ہے وہ خود اپنے گھر کی حفاظت فرمالے گا۔[1]

یہ ایمانِ کامل، یہ یقینِ محکم کیا کسی بت پرست کے اندر کبھی نظر آئے گا؟اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس یقین کی کیسے لاج رکھی کہ ابابیل کے لشکروں کو اللہ نے ان ہاتھی والوں کو تباہ و برباد کرنے کیلئے بھیج دیا۔ وہ اللہ کے ولیء کامل تھے۔اللہ نے ان کی زبان سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کی لاج رکھی۔اور وہ پورا کا پورا لشکر تباہ وبرباد ہو کر وہاں نیست و نابود ہو گیا۔

ذرہ دیکھیے آپ کی والدہ ماجدہ جب آپ نے مقامِ ابواء میں جو مدینہ شریف اور مکہ مکرمہ کے درمیان ایک مقام ہے، وہاں آپ کا وصال ہوتا ہے۔ نبیءِ کریم رؤف رحیم ﷺ کی عمر مبارک اس وقت صرف پانچ چھ سال کے قریب تھی۔

---

[1] فَقَالَ حَاجَتِي أَنْ يَرُدَّ عليَّ الْمَلِكُ مِائَتَيْ بَعِيْر أَصَابَهَا لِي، فَلَمَّا قَالَ بِهِ ذٰلِكَ، قَالَ أَبْرَهَةُ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ: قَدْ كُنْتُ أَعْجَبْتَنِي حِيْنَ رَأَيْتُكَ، ثُمّ زهدتُ فِيكَ حِينَ كَلَّمْتنِي، أَتُكَلِّمُنِي فِي مِائَتَيْ بَعِيرٍ أَصَبْتُها لَكَ، وَتَتْرُكُ بَيْتًا هُوَ دِيْنُكَ وَدِيْنُ آبَائِكَ قَدْ جِئْتُ لِهَدَمِهِ، لَا تُكَلِّمُنِي فِيْهِ؟! قَالَ لَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: إِنِّي أَنَا رَبُّ الْإِبِلِ وَإِنَّ لِلْبَيْتِ رَبًّا سَيَمْنَعُهُ،
سیرة ابن هشام (1 / 44) شرف المصطفى (1 / 183) الروض الأنف (1 / 261)

آپ شدید بیمار ہو جاتی ہیں اور موت کے آثار نظر آنے لگتے ہیں۔اس موقعہ پر آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے جو اشعار کہے تھے وہ اشعار آپ کے مومنہ اور موحدہ ہونے پر واضح دلیل موجود ہیں۔ وہ اشعار ہماری سیرت کی کتابوں میں سند صحیح کے ساتھ تحریر کردہ موجود ہیں۔ اس کی سند بھی موجود ہے۔ یہ نہیں ہے کہ اِدھر اُدھر سے لیکر بیان کردیے گئے۔آپ نے جو اشعار کہے تھے میں آپ کی خدمت میں وہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ امی جان نے اپنے لختِ جگر کے لئے کیا وہ شعر فرمائے تھے۔آپ فرماتی ہیں:

بَارَكَ فِيْكَ اللهُ مِنْ غُلَامٍ ٭ يَا ابْنَ الَّذِيْ مِنْ حَوْمَةِ الْحِمَامِ.

اللہ برکت دے تجھ میں اے بچے جو اس شخص کا بیٹا ہے جو موت کے گرد چکر لگا چکا یعنی آپ کے والد کا انتقال ہو چکا۔

نَجَا بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْمِنْعَامِ ٭ فَوَدَىٰ غَدَاةَ الضَّرْبِ بِالسِّهَامِ.

بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلٍ سِوَامِ

کہ وہ نجات پا گیا ہے انعام و اکرام والے بادشاہ کی مدد سے۔ پھر صبح کے وقت (عبد المطلب) اپنی نذر کو پورا کرنے کے لیے ان کے بھائیوں کے درمیان قرعہ اندازی کی۔ جس دن قرعہ نکالا گیا سو اونٹوں کے ساتھ فدیہ دیا گیا۔

دیکھیں اللہ کی توحید کی طرف کیسے اشارہ ہے۔ یہ اشارہ ہے اس طرف جب حضرت عبدالمطلب نے منت مانی تھی کہ اپنے ایک بیٹے کو قربان کروں گا۔ قرعہ میں حضرت عبداللہ کا نام نکلا تھا۔ لیکن آپ ان کو اتنے پیارے تھے کہ آپ نے اس کے بدلے میں سو اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کیے۔ فرماتی ہیں:

إِنْ صَحَّ مَا أَبْصَرْتُ فِي الْمَنَامِ ٭ فَأَنْتَ مَبْعُوثٌ إِلَى الْأَنَامِ.

اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے وہ سچ ہے کہ تو سارے لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا جائے گا۔

مِنْ عِنْدِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ * فَبُعِثْتَ فِي الْحَلِّ وَفِي الْحَرَامِ.

اللہ جو جلال اور عزت والا ہے اس کی طرف سے تجھے بھیجا جائے گا۔ تیری نبوت صرف اِس حرم تک نہیں ہوگی بلکہ پورے حِل یعنی دنیا کے اندر تیری نبوت ہوگی۔

دِيْنِ أَبِيْكَ الْبِرِّ إِبْرَاهَامِ

تیرا دین تیرے والد یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی دین ہوگا۔

فَوَاللّٰهِ أَنْهَاكَ عَنِ الْأَصْنَامِ * أَنْ لَا تُوَالِيَهَا مَعَ الْأَقْوَامِ.[1]

میں تجھے اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ تو بتوں سے دور رہنا اور لوگوں کے ساتھ تُو ان کی محبت میں گرفتار مت ہو جانا۔

اب یہ اشعار کوئی کافرہ کہے گی؟ یہ اشعار کوئی مشرکہ کہے گی؟ یہ تو وہ ذات کہے گی جس کا اللہ پر پکا یقین اور پکا ایمان ہوگا۔ جو بت پرستی سے بیزار ہوگی۔ جبھی تو اپنے لختِ جگر کو بتوں سے دور رہنے کی وصیت اور نصیحت فرماکے جارہی ہے۔ آپ غور کیجئے یہ ہے والدہ آمنہ جو سرورِ کائنات کی والدہ ہے۔ اللہ نے اپنے حبیب علیہ الصلواۃ والسلام کو ہر برے نام سے بچایا ہے ہر بری شخصیت سے دور رکھا ہے، تو پھر وہ شکمِ اطہر جہاں آپ نے نو ماہ گذارے ہوں وہ کس طریقے سے ایک مشرکہ اور کافرہ کا پیٹ ہو سکتا ہے!

[1] المواهب اللدنيه بحواله دلائل النبوة

ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ جس جگہ پر رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک اس وقت موجود ہے روضہ ءِ پاک، وہ زمین کا حصہ اس کائنات میں سب سے افضل ترین جگہ ہے۔ وہ عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے۔ کیونکہ اس جگہ کی نسبت مصطفیٰ جانِ رحمت کے ساتھ ہو گئی۔

عرشِ علیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ ❊ ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ۔

روضے سے مراد گنبذ نہیں ہے، روضے سے مراد وہ قبرِ انور کی جگہ ہے جہاں نبی کریم علیہ الصلواۃ والسلام کا جسمِ اطہر اس وقت موجود ہے۔ جب وہ زمین کی جگہ جہاں نبی کریم علیہ الصلواۃ والسلام کا جسمِ اطہر لگ گیا تو وہ اس کائنات کے ہر مکان سے بلند وہ بالا ہو گیا۔ ذرا غور کیجئے اس شکمِ اطہر کا عالم کیا ہوگا جہاں میرے مصطفیٰ جانِ رحمت نے پورے نو ماہ گذارے ہوں۔ اس والدہ کی عظمت کیا ہو گی؟ جس کے شکمِ اطہر میں اللہ کے حبیب نے نو ماہ گذارے ہوں۔

اس لئے قرآن کے اندر بھی اللہ نے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَ تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ. (الشعرآء: 218 — 219)

وہ ذات جو تمہیں اس وقت بھی دیکھتی ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور ہم تو آپ کا سجدے کرنے والوں کے اندر ایک سے دوسرے میں منتقل ہونا بھی دیکھتے ہیں۔

قرآن کی ایک تفسیر ہوتی ہے اور ایک تاویل ہوتی ہے۔ تفسیر تو نقل کے تابع ہے لیکن تاویل آپ ہر اس معنٰی کے ساتھ کر سکتے ہیں جو شریعت میں منع نہ ہوں اور شریعت کے خلاف نہ ہوں۔ یہاں اس تاویل کے طور یہاں یہ جو:

وَ تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ.

آیا ہے مفسرین کرام نے فرمایا کہ

اس سے مراد حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے آباء واجداد ہیں۔ آپ ہمیشہ ساجدین سے ساجدین میں منتقل ہوتے رہے ہیں۔ اب ساجد کون ہوتا ہے۔ اللہ کو سجدہ کون کرتا ہے۔ کیا کوئی مشرک کرتا ہے؟ کوئی کافر کرتا ہے؟ یا ایمان والا کرتا ہے۔ اور ہر ایمان والا بھی سجدہ نہیں کرتا۔ کتنے بے نمازی ہیں لیکن اس وجہ سے ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔ نماز فرض ہے۔ پڑھنی ہے۔ اگر کوئی نماز کا انکار کرے گا تو کافر ہوجائے گا۔ لیکن اگر نماز میں سستی کرے گا تو گنہگار ہوگا، کافر نہیں ہوگا۔ اسے اپنے گناہ سے توبہ لازم ہے۔ اور نماز کی پابندی بھی ضروری ہے۔ لیکن وہ ایمان والا ہی ہوگا۔ تو یہاں ساجدین کہہ کر اللہ نے آپ کے آباء واجداد کے ایمان کا سرِ عام اعلان فرمادیا۔

میں نے کہا آپ کے والدین ہر دور میں سب سے افضل و اعلیٰ رہے۔ یہ بھی میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ مولاءِ کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم مولی الکائنات مولی المؤنین، آپ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

اس زمین پر ہمیشہ سات لوگ ایسے رہے ہیں جو ایمان والے ہیں اور متقی اور پرہیزگار ہوتے ہیں۔ ان سات لوگوں کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ اس زمین والوں سے عذاب کو دور فرمادیتا ہے۔ کتنا شرک ہوتا ہے۔ کتنا اللہ کی نعمتوں کا انکار ہوتا ہے۔ لیکن اللہ کے غضب پر اللہ کی رحمت حاوی ہے اور یہ سات لوگ وسیلہ بنتے ہیں۔ [1]

---

[1] حضرت سيدنا علي بن ابي طالب كرم الله وجهه الكريم ورضي الله عنه كان روايت آهي چيائين ته:

لَمْ يَزَلْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ سَبْعَةٌ مُسْلِمُوْنَ فَصَاعِدًا فَلَوْلَا ذٰلِكَ هَلَكَتِ الْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا.

مُصَنّف عبد الرزاق الصنعاني (5 / 97)

هميشه (هر دور جي اندر) زمين تي ست يا ستن کان وڌيڪ مسلمان (ضرور) هوندا. پوءِ جيڪڏهن اُهي نه هجن ته زمين ۽ ان تي موجود سڀ شيون هلاڪ ۽ برباد ٿي وڃن.

دوسری روایت حِبرِ اُمّت سید المفسرین فخرِ بنی ہاشم حضرت عبداللہ بن حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نوح عَلَیہِ السَّلَامْ کے زمانے میں جو طوفان آیا تھا۔ سب ہلاک ہوگئے سوائے ان کے جو کشتیِٔ نوح میں بیٹھے تھے۔ نافرمان قوم تھی۔ اللہ نے سب کو ہلاک کردیا۔ آجکل یہ ڈائنوسار اور جو اُن کی باقیات نکلتی ہے تو ہم یہ کہتے ہیں جناب! تم یہ بتاؤ کیسے ہلاک ہو گئ؟ سب چیزیں ہمارے پاس تو دلیل موجود ہے کہ طوفان نوح میں جو کشتیِٔ نوح میں آگیا بچ گیا اور جو رہ گیا وہ ہلاک ہوگیا۔ فرمایا اس طوفان کے بعد اس زمین پر ہمیشہ سات لوگ رہتے ہیں جو ایمان والے ہیں اور اللہ ان کی برکت سے عذاب کو دور کرتا ہے۔ آپ دیکھ لیجئے اس کے بعد کبھی ایسا کوئی عذاب نہیں آیا کہ یہ پوری دنیا تباہ و برباد ہو جائے۔ سارے لوگ ہلاک ہو جائیں۔ چرند پرند تباہ ہو جائیں۔ کبھی نہیں آیا۔ وہ سات لوگ کون ہوتے تھے جو اپنے زمانے کے سب سے افضل، مومنین، اولیاء اور اللہ کے مُحب ہوتے تھے۔ الحمد للہ اُن سات لوگوں میں والدینِ مصطفیٰ داخل اور شامل رہے ہیں۔ حضرت آدم سے لیکر حضرت عبداللہ تک ایک ایک ذات، ایک ایک شخص، ایک ایک عورت نہ صرف پاک تھی، طاہر تھی بلکہ ایمان والی اور اللہ کی عبادت گذار اور اللہ کے اولیاء کرام میں شامل تھی۔

میرے بزرگو اور دوستو! الحمد للہ یہ محفل عظمتِ والدینِ مصطفیٰ ﷺ کے نام کی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جس کو نسبت حاصل ہو جائے وہ سب سے افضل اور اعلیٰ ہو جاتا ہے۔ اہلبیت کو عظمت ملی کیوں کہ وہ نبی کے گھر والے ہیں۔ صحابہ کو عظمت ملی کیونکہ وہ نبی کے صحابہ ہیں۔ مدینے کو افضیلت ملی کیونکہ وہ نبی کا شہر ہے۔

ساری نسبتیں، افضلیتیں، برکتیں اور ساری رحمتیں صرف ایک ذاتِ پاک مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے ہیں کہ وہ اللہ کے حبیب ہیں۔ اور جو اللہ کے حبیب سے جُڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی بلندی اور رفعت عطا فرما دیتا ہے۔ یہ امت سب سے افضل امت ہے۔ کیوں اس لئے کہ اس میں مالدار، سرمایہ دار ہونگے؟ نہیں، یہ نسبتِ مصطفیٰ کا صدقہ ہے۔ اس امت میں داخل ہونے کیلئے انبیاء کرام بھی اللہ کی بارگاہ میں تمنا کیا کرتے تھے۔ حضور ﷺ اس لیے نبی الانبیاء ہیں۔ تمام انبیاء کے بھی نبی ہیں اور سارے نبی، نبی ہونے کے باوجود اپنی اپنی امتوں کے نبی ہیں لیکن حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے سب امتی ہیں۔ سب کو حضور پر ایمان لانا فرض اور لازم ہے۔

میرے بزرگو اور دوستو! اس عظمتِ والدینِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس سے آپ اپنے دلوں کو والدین مصطفیٰ آباء واجداد مصطفیٰ کی عظمت کو لیکر اس جگہ سے واپس جائیں۔ اور جب بھی کوئی بات ہو تو ڈنکے کی چوٹ پر یہ بات کریں کہ الحمد للہ ہم اس بات کو مانتے ہیں کے والدینِ مصطفیٰ نہ صرف ایمان والے تھے بلکہ وہ اپنے زمانے کے سب سے افضل اور اللہ کے اولیاء میں بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نسبتِ مصطفیٰ کی برکتیں عطا فرمائے۔

آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ.

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن.